مختصر فضائل ومسائلِ

حج و عمرہ

قرآنِ کریم اور صحیح احادیث کی روشنی میں

تحریر: ابوعدنان محمد منیر قمر

ترجمان سپریم کورٹ الخبر (السعودیہ)

: نشر و توزیع :

مکتبہ کتاب و سنت، ریحان چیمہ ولاہور ﴿پاکستان﴾

و توحید پبلیکیشنز، بنگلور ﴿انڈیا﴾

مسلک اہل حدیث کا داعی و ترجمان انٹرنیٹ پر علماءِ اہلِ الحدیث کی تحریر و تقاریر کا مرکز www.ahlehadees.com

اشاعت کے دائمی حقوق بحقِ مؤلف محفوظ ہیں

نامِ کتاب : مختصر فضائل ومسائلِ حج وعمرہ

قرآن کریم وصحیح احادیث کی روشنی میں

تالیف : ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین

کمپوزنگ : شاہد ستّار

طبع اول : ۱۴/ذوالحجہ ۱۴۲۲ھ/۲۶فروری ۲۰۰۲ء

باہتمام: مولانا غلام مصطفیٰ فاروق و

رحمت اللہ خان (ایڈووکیٹ)

پاکستان میں ملنے کے پتے:

مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ ولا ہور

المکتبہ السّلفیہ، شیش محل روڈ، لاہور

اسلامی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور

احمد بک کارپوریشن، راولپنڈی

مکتبہ علمیہ، کراچی

نعمانی کتب خانہ، حق سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

ہندوستان میں ملنے کے پتے:

توحید پبلیکیشنز، ایس.آر.کے.گارڈن

بنگلور۔فون.۶۶۵۰۶۱۸

چارمینار بک سٹور

چارمینار روڈ، شیواجینگر، بنگلور۔ا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش رس

اِنَّ الۡحَمۡدَ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ

اَمَّا بَعۡدُ:

قارئینِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حج وعمرہ کے موضوع پر ہم نے پہلے ''سوئے حرم'' کے نام سے ایک پروگرام ریڈیو متحدہ عرب امارات ام القیوین سے پیش کیا اور پھر شارجہ ٹی وی سے۔اور بعد میں انھیں الگ الگ مفصل کتابوں کی شکل میں بھی مرتب کر کے شائع کر دیا۔وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدُ.

اب ہم ''حج وعمرہ'' کے طول طویل فضائل ومسائل کو بہت ہی مختصر انداز سے آپ کی خدمت میں پیش کررہے ہیں۔امید ہے کہ ضروری مسائل اس مختصر انداز میں آپ کیلئے باعثِ استفادہ وپسندیدگی ہونگے۔اللہ تعالیٰ اس رسالہ کوشرفِ قبولیت سے نوازے،اور ہمارے لئے اور ہمارے معاون تمام دوست واحباب کیلئے دنیاوآخرت کی نجاح وفلاح کا ذریعہ بنائے۔آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابوعدنان محمد منیر قمر نواب الدین
ترجمان سپریم کورٹ،الخبر ۔31952
وداعیہ متعاون،مراکز دعوت وارشاد
الخبر ،الدمام،الظہران (سعودی عرب)

سعودی عرب
۱۴رذوالحج ۱۴۲۲ھ
۲۶رفروری ۲۰۰۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر فضائل ومسائل حج وعمرہ

فضائل وبرکاتِ حج وعمرہ:

﴿1﴾ نماز وروزہ صرف بدنی عبادات ہیں اور زکوۃ صرف مالی، جبکہ حج وعمرہ، مالی وبدنی ہر قسم کی عبادات کا مجموعہ ہے۔

﴿2﴾ اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج ایک اہم رکن ہے۔(صحیح بخاری ومسلم)

﴿3﴾ ایمان وجہاد کے بعد حج مبرور ومقبول افضل ترین عمل ہے۔(صحیح بخاری ومسلم)

﴿4﴾ دورانِ حج اگر کسی سے کوئی شہوانی فعل اور کسی گناہ کا ارتکاب نہ ہو تو حاجی گناہوں سے یوں پاک ہوکر لوٹتا ہے، جیسے آج ہی وہ پیدا ہوا ہے۔(صحیح بخاری ومسلم)

﴿5﴾ حج مبرور کی جزاء جنت ہے۔(صحیح بخاری ومسلم)

﴿6﴾ حج عورتوں کا جہاد ہے۔(صحیح بخاری) جسمیں کوئی قتال وجنگ بھی نہیں۔(مسند احمد، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، دارقطنی، بیہقی، ابن ابی شیبہ) عورتوں کی طرح ہی بوڑھوں اور ضعیفوں کا جہاد بھی حج وعمرہ ہے۔(مسند احمد، نسائی، بیہقی، مصنف عبدالرزاق، مسند ابویعلیٰ، طیالسی، ابن ابی شیبہ)

﴿7﴾ حج وعمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں۔(نسائی، ابن خذیمہ، ابن حبان، بیہقی، مستدرک حاکم)

﴿8﴾ حاجی کی زندگی قابلِ رشک اور وفات قابلِ فخر ہوتی ہے کہ اگر وہ احرام کی حالت میں فوت ہوجائے تو قیامت کے دن وہ **لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک** پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ (صحیح بخاری ومسلم)

﴿9﴾ رمضان میں کیئے گئے عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔(صحیح بخاری ومسلم)

﴿10﴾ ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کے گناہوں کا کفّارہ ہے۔(صحیح بخاری ومسلم)

فرضیّتِ حج اور تارک کیلئے وعید:

﴿11﴾ اور لوگوں پر اللہ کا یہ حق (فرض) ہے کہ جو اسکے گھر (بیت اللہ شریف) تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں وہ اسکا حج کریں اور جو کوئی اسکے حکم کی پیروی سے انکار کرے، تو اللہ تعالیٰ تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔(سورۃ آل عمران:۹۷) نبی ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے، لہٰذا تم حج کرو، ایک صحابی (اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ) نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہر سال حج کریں؟ انھوں نے تین بار یہ سوال دہرایا اور نبی ﷺ خاموش رہے اور بالآخر فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا، تو تم پر ہر سال حج فرض ہوجاتا اور تم اسکی طاقت نہ پاتے۔(صحیح مسلم) حج ایک مرتبہ فرض ہے، اسکے بعد جتنی مرتبہ کریں، وہ نفل ہے۔

(ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، دارقطنی، بیہقی، مسند احمد، ابن ابی شیبہ)

﴿12﴾ حج کی استطاعت حاصل ہوجائے تو اسکی ادائیگی میں جلدی کرنا ضروری ہے۔(مسند

احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی، معجم طبرانی کبیر، دارمی، مستدرک حاکم)

﴿13﴾ اگر توفیق ہو تو پانچ سال میں ایک مرتبہ حج کر لینا چاہیئے۔(ابن حبان، بیہقی، مصنف عبدالرزاق، مسند ابویعلیٰ، معجم طبرانی اوسط)

﴿14﴾ استطاعت حاصل ہو جانے کے باوجود مشاغل دنیا میں مصروف رہے اور اسی حالت میں حج کئے بغیر ہی موت آجائے تو ان کے بارے میں سخت وعید آئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا جی چاہتا ہے کہ طاقت کے باوجود جن لوگوں نے حج نہیں کیا، میں ان پر غیر مسلموں سے لیا جانے والا ٹیکس (جزیہ) نافذ کردوں۔ اللہ کی قسم، وہ مسلمان نہیں ہیں۔

(سنن سعید بن منصور، اخبار مکہ فاکہی، شرح الاعتقاد لالکائی)

مفہومِ استطاعت:

﴿15﴾ استطاعت کے مفہوم میں زادِراہ (سورۃ البقرہ، آیت: ۱۹۷) اور سواری (یا مکہ آنے جانے کیلئے اسکے اخراجات) شامل ہیں۔(ترمذی، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی، ابن ابی شیبہ، شرح السنہ بغوی)

﴿16﴾ اسی طرح اہل علم نے راستوں کے پرامن ہونے کی شرط بھی عائد کی ہے۔(الفتح الربانی ۱۱/۱۴۲۔۱۴۳) اور عورتوں کیلئے ساتھ ہی کسی محرم کا ہونا بھی شرط ہے، جو حج اور کسی بھی سفر (بخاری ومسلم) خصوصاً ایک دن اور ایک رات (بخاری ومسلم) یا زیادہ سے زیادہ تین دنوں اور تین راتوں کے ہر سفر کیلئے شرط ہے۔(صحیح مسلم)

﴿17﴾ استطاعت کے مفہوم میں ہی جسمانی استطاعت بھی شامل ہے، اگر کوئی شخص پیدل تو

کیا،سواری پر بھی نہ بیٹھارہ سکتا ہوتو اسکا حج کے سفر پر نکلنا واجب نہیں ۔(بخاری ومسلم)

حجِ بدل:

﴿18﴾ ایسا ضعیف العمر یالاغرومریض شخص اپنی طرف سے کسی کو''حجِ بدل'' کروادے۔
(بخاری ومسلم)

﴿19﴾ حجِ بدل عورت،مرد کی طرف سے(صحیح بخاری ومسلم)مرد،عورت کی طرف سے(صحیح بخاری)عورت،عورت کی طرف سے(صحیح مسلم)اورمردمرد کی طرف سے کر سکتے ہیں۔
(ابوداؤد،ابن ماجہ،ابن حبان،ابن خذیمہ،دارقطنی ،بیہقی،مسندابویعلی،معجم طبرانی صغیر)

﴿20﴾ حجِ بدل کرنے والے کیلئے شرط ہے کہ وہ پہلے اپنی طرف سے فریضۂ حج ادا کر چکا ہو۔
(ابوداؤد،ابن ماجہ،ابن حبان،ابن خذیمہ،دارقطنی ،بیہقی،مسندابویعلی،معجم طبرانی صغیر)

سفرِحج وعمرہ پرروانگی:

﴿21﴾ تقویٰ وپرہیزگاری کواختیار کریں کہ یہی بہترین زادِراہ ہے۔(سورۃ البقرہ:۱۹۷)

﴿22﴾ پورے سفرِ حج کے دوران بیہودہ وشہوانی افعال واقوال،لڑائی جھگڑے اورفسق وفجور سے بچیں۔(سورۃ البقرہ:۱۹۷و بخاری ومسلم)

﴿23﴾ روانگی سے قبل خلوصِ نیّت سے سابقہ تمام گناہوں سے توبہ کرلیں۔(سورۃ النور:۳۱)
اسطرح سابقہ تمام گناہوں سے پلّہ پاک ہوجائے گا،(ابن ماجہ،معجم طبرانی کبیر)

﴿24﴾ اگرآپ کے ذمے کسی کا کوئی حق یاامانت ہوتو وہ ادا کردیں۔(سورۃ النسآء:۵۸)

﴿25﴾ خلوص وللّٰہیت اختیار کریں کہ یہ قبولیتِ عمل کی ایک شرط ہے۔(سورۃ البیّنہ:۵)

﴿26﴾ مال حلال سے حج وعمرہ کریں، ورنہ قبولیّت ناممکن ہے۔(سورۃ البقرۃ:۱۷۲، سورۃ المؤمنون:۵۱ وصحیح مسلم)

﴿27﴾ سفرِ حج وعمرہ کے دوران خصوصاً اور عام حالات میں عموماً ممنوع زیب وزینت مثلاً داڑھی منڈوانا (بخاری ومسلم) اور مردوں کا سونے کی انگھوٹھی یا چین وغیرہ کا استعمال کرنا (بخاری ومسلم) حرام وفسق ہے۔

﴿28﴾ زندگی بھر عموماً اور سفرِ حج وعمرہ میں خصوصاً اپنے آپ کو اعمال کے برباد کردینے والے شرک (الانعام:۹۸، الزمر:۶۵) اور فتنہ ودردناک عذاب کا باعث بننے اور جہنم لے جانے والی بدعات (النور:۶۳ وصحیح مسلم) کی تمام الائشوں سے پاک رکھیں۔

﴿29﴾ سفرِ حج وعمرہ پر کسی بھی دن نکل سکتے ہیں، البتہ مسنون ومستحب دن، جمعرات (صحیح بخاری) اور صبح کا وقت (ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی، ابن ابی شیبہ، مسند احمد) یا پھر کم ازکم دوپہر زوال آفتاب کا وقت ہے۔(صحیح بخاری ومسلم)

﴿30﴾ کسی موحّد، متّبع سنت اور بااخلاق انسان کو اپنا رفیقِ سفر بنالینا چاہیئے۔(صحیح بخاری)

﴿31﴾ آغازِ سفر پر گھر میں دو رکعتیں پڑھنے کا صحیح احادیث سے ثبوت نہیں ملتا۔ ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر وغیرہ والی مرفوع حدیث ضعیف ہے۔

(سوئے حرم از مؤلف، تخریج: حافظ عبدالرؤف ص ۱۱۰۔۱۱۲) البتہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما والا موقوف اثر سنداً صحیح ہے، جسمیں انکا سفر پر نکلنے سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھنا ثابت ہے۔(ابن ابی شیبہ وحوالۂ سابقہ) سفر سے واپسی پر نبی ﷺ کا مسجد میں دو رکعتیں پڑھ

کر گھر میں داخل ہونا ثابت ہے۔(بخاری ومسلم)

﴿32﴾سفر سے واپس آکر گھر میں دن کے وقت یا سرِ شام داخل ہونا چاہیئے۔(بخاری ومسلم) طویل سفر سے واپسی پر اطلاع کئے بغیر رات کو اپنے گھر آنے سے بھی نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے۔(بخاری ومسلم)اسمیں بہت ہی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں۔(فتح الباری ۳۳۹/۹۔۳۴۱)

﴿33﴾گھر سے نکلتے وقت یہ دعاء کریں:

﴿بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ،وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ﴾

اللہ کا نام لیکر اور اس پر توکّل کر کے (گھر سے نکل رہا ہوں) اور اسکی توفیق کے بغیر نہ نیکی کرنے کی ہمّت ہے، نہ برائی سے بچنے کی طاقت۔

(ابوداؤد، ترمذی، عمل الیوم واللیلہ نسائی)

﴿34﴾مسافر کو الوداع کرنے والے یہ کہیں:

﴿اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکَ وَاَمَانَتَکَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِکَ﴾

میں تیرے دین وامانت اور خاتمۂ عمل کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(حوالہ جاتِ سابقہ وابن ماجہ)

﴿35﴾مسافر جوابی دعاء یوں کرے:

﴿اَسْتَوْدِعُکُمُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا تَضِیْعُ وَ دَائِعُہٗ﴾

میں تمہیں اس ذاتِ الٰہی کے سپرد کرتا ہوں، جسکے سپرد کی گئی کوئی چیز ضائع نہیں ہوتی۔

(ابن ماجہ، مسند احمد، عمل الیوم واللیلۃ نسائی وعمل الیوم واللیلۃ ابن السنی)

﴿36﴾ سواری پر بیٹھتے وقت یہ دعاء کریں:

﴿اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ﴾ (الزخرف:۱۳،۱۴) (صحیح مسلم)

اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کیا، ورنہ ہم میں اسکی طاقت نہ تھی اور ہم سب اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔

﴿37﴾ محض زیادہ ثواب کی نیّت سے طویل سفر پیدل کر کے حج وعمرہ کرنے کیلئے مکہ مکرمہ جانا من بعض الوجوہ غلط ہے۔ سواری اللہ کی نعمت ہے۔ استطاعت ہو تو اسے استعمال کر لینا چاہیئے۔ اور یہی افضل ہے۔ (فقہ السنہ ۱/۶۴۰، فتح الباری ۴/۶۹، ۷۹۔۸۰، ۱۱/۵۸۸۔۵۸۹) یہی نبی ﷺ کا حکم ہے۔ (بخاری ومسلم)

مواقیتِ حج وعمرہ:

﴿38﴾ عمرہ کیلئے سال کے کسی بھی ماہ اور کسی بھی وقت احرام باندھا جاسکتا ہے۔ (الفتح الربانی ترتیب وشرح مسند احمد الشیبانی ۱۱/۵۱۔۵۸) البتہ حج کے احرام کیلئے مہینے مقرر ہیں۔ (سورۃ البقرہ: ۱۸۹، ۱۹۷) جو کہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ ہیں۔ (صحیح بخاری تعلیقاً، مسند شافعی، مستدرک حاکم، دارقطنی، بیہقی، معجم طبرانی اوسط وصغیر)

﴿39﴾ حج وعمرہ کیلئے جانے والوں کے احرام باندھنے کے مقامات یہ ہیں: مدینہ سے ہوتے ہوئے آنے والوں کیلئے ذوالحلیفہ (بئر علی)، اہلِ شام اور اس راہ سے (اندلس، الجزائر، لیبیا،

روم، مراکش وغیرہ سے) آنے والوں کیلئے جحفہ (رابغ)، اہلِ نجد اور براستہ الریاض۔ الطائف گزرنے والوں کیلئے قرن المنازل (السیل الکبیر یا وادیٔ محرم)، اہلِ یمن اور اس راستے سے (جنوبِ سعودیہ، انڈونیشیا، چین، جاوہ، انڈیا اور پاکستان سے) آنے والوں کیلئے یلملم (سعدیہ) اور ان مقامات سے اندرونی جانب رہنے والوں کیلئے انکے اپنے گھر ہی میقات ہیں۔ (صحیح بخاری و مسلم) اہلِ عراق اور اس راستہ سے (ایران اور براستہ حائل) آنے والوں کا میقات ذاتِ عرق نامی مقام ہے۔ (صحیح مسلم) مصر کیلئے بھی شام والوں کا ہی میقات ہے۔ (نسائی، دارقطنی، بیہقی، نیز دیکھیئے: فتح الباری ۳/۳۸۴۔۳۹۱، الفتح الربانی ۱۱/۱۰۵ وما بعد، المرعاۃ شرح مشکوٰۃ ۶/۲۳۲ وما بعد، فقہ السنہ)

﴿40﴾ حج وعمرہ کی نیّت سے مکہ مکرمہ جانے والا اگر احرام باندھے بغیر میقات سے گزر جائے تو واپس لوٹ کر میقات سے احرام باندھ کر جائے یا پھر اندر ہی کہیں سے احرام باندھ لے تو دَم (فدیہ کا بکرا) دے اور اس کا حج وعمرہ صحیح ہوگا۔ (الفتح الربانی والمرعاۃ)

﴿41﴾ کسی ذاتی غرض، تجارت، تعلیم، علاج وغیرہ سے جائے اور حج وعمرہ کا ارادہ نہ ہو تو بلا احرام حدودِ حرم میں داخل ہو سکتا ہے۔

﴿42﴾ پاک وہند سے ہوائی جہاز سے آنے والے لوگ احرام کی چادریں اور خواتین احرام کے کپڑے پہن کر چلیں اور جہاز کے عملے کے یہ بتانے پر کہ میقات سے گزرنے لگے ہیں، وہاں سے لَبَّیْکَ پکارنا شروع کردیں۔ ہوائی مسافروں کا جہاز میقات سے گزر کر جدہ آتا ہے، لہٰذا انکے لئے جدہ میقات نہیں ہے۔ (تنبیھات علیٰ أنّ جدہ لیست میقاتا

للشيخ بن حميد والمرعاة ٦/٢٣٥-٢٣٨)

احرام باندھنے کا طریقہ:

﴿43﴾غسل کرکے احرام باندھنا سنت ہے۔(ترمذی،ابن خذیمہ،دارقطنی،بیہقی)
حیض والی عورتیں بھی غسل کرلیں اور احرام باندھ لیں۔(صحیح مسلم)کسی وجہ سے غسل نہ کرسکیں تو بھی کوئی حرج نہیں۔(شرح مسلم نووی،الفتح الربانی)

﴿44﴾غسل یا وضوء کرکے احرام کی نیّت کرنے سے پہلے مردوں کا بدن پر خوشبو لگانا جائز ہے، چاہے اسکا اثر بعد میں دیر تک ہی کیوں نہ رہے۔(صحیح بخاری ومسلم)

﴿45﴾مرد، دوسفید چادریں لے لیں،عورتیں معمول کا صاف ستھرا اور موٹا وساتر لباس ہی بطورِ احرام استعمال کرلیں۔مرد سر کو ننگا رکھیں اور ایسا جوتا پہنیں جو ٹخنوں کو نہ ڈھانپے۔عورتیں دستانے نہ پہنیں اور نہ ہی منہ پر نقاب باندھیں،البتہ غیر محرم لوگوں سے سر سے کپڑا لٹکا کر پردہ کریں۔(ابوداؤد،ابن ماجہ،ابن خذیمہ،دارقطنی،بیہقی،مسند احمد،مستدرک حاکم،مؤطا مالک)

﴿46﴾احرام کیلئے کوئی مخصوص نماز نہیں۔فرض،اشراق،ضحیٰ،تحیۃ الوضوء یا تحیۃ المسجد کی رکعتیں پڑھ لیں تو وہی کافی ہیں۔(مجموع فتاوی ابن تیمیہ ۲۶/۱۰۸۔۱۰۹)بعض احادیث کی رو سے جمہور علماء کے نزدیک یہ دو رکعتیں مستحب ہیں اور انکا وقت احرام باندھنے کے بعد اور لَبَّیک پکارنا شروع کرنے سے پہلے ہے۔(بخاری ومسلم)

﴿47﴾صرف عمرہ یا افضل ترین حجِ تمتع کا عمرہ کرنے والا دل میں نیّت کرلے اور یہ الفاظ کہنا بھی ثابت ہے:

﴿اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً﴾ اے اللہ! میں عمرہ کیلئے حاضر ہوا ہوں۔

اور اگر حجِ قران کرنا ہو تو یہ کہیں:

﴿اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حَجّاً وَ عُمْرَۃً﴾ اے اللہ! میں حج وعمرہ کیلئے حاضر ہوا ہوں۔

صرف حجِ مُفرد (بلا عمرہ) کرنا ہو تو یوں کہیں:

﴿اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حَجّاً﴾ اے اللہ! میں حج کیلئے حاضر ہوا ہوں۔

﴿48﴾ اور اسکے بعد تلبیہ کہنا شروع کردیں جو یہ ہے:

﴿لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ﴾ (صحیح بخاری ومسلم)

میں حاضر ہوں، اے میرے رب! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں۔ بیشک ہر قسم کی تعریف، تمام نعمتیں، ساری بادشاہی تیرے ہی لئے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں۔

یا ساتھ ہی یہ کہتے جائیں:

﴿لَبَّیْکَ اِلٰہَ الْحَقِّ لَبَّیْکَ﴾ میں حاضر ہوں، اے معبودِ برحق! میں حاضر ہوں۔

(نسائی، ابن ماجہ، بیہقی، ابن حبان، ابن خذیمہ، دارقطنی، مستدرک حاکم، مسند احمد، طیالسی)

تلبیہ بلند آواز سے کہنا چاہیئے، حتیٰ کہ خواتین بھی اتنی آواز سے کہیں کہ انکی ساتھی خواتین سن سکیں۔ دوسرے مردوں تک ان کی آواز نہ جائے۔ (منسک ابن تیمیہ بحوالہ مناسک الحج والعمرہ للالبانی ص ۱۸)

﴿49﴾ میقات سے عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کر کے احرام کھول دیں اور معمول کے لباس میں رہیں اور ۸ ذوالحجہ (یومِ ترویہ) کو پھر اپنی رہائش گاہ سے حج کا احرام باندھیں اور دس ذوالحجہ کو قربانی کے بعد کھول دیں۔ یہ حج تمتّع ہے، جو کہ افضل ترین حج ہے۔ (بخاری و مسلم نیز دیکھیئے نیل الاوطار ۲/۴/۳۱۰۔۳۱۴، الفتح الربانی ۱۱/۹۵۔۹۶)

﴿50﴾ میقات سے حج وعمرہ دونوں کا احرام باندھیں اور عمرہ کر کے احرام نہ کھولیں اور اسی حالت میں پھر ۸ ذوالحجہ کو منیٰ چلے جائیں اور ۱۰ ذوالحجہ کو قربانی کے بعد احرام کھول دیں۔ یہ حجِ قِران ہے۔ اگر قربانی کا جانور ساتھ لے لیا ہو تو پھر حجِ قِران کرنا ہی سنت ہے۔

﴿51﴾ میقات سے حج کا احرام باندھیں، مکہ پہنچ کر طوافِ قدوم وسعی کریں اور احرام کھولے بغیر منیٰ چلے جائیں اور تمام مناسکِ حج پورے کر کے احرام کھول دیں۔ اس حج کے ساتھ قربانی واجب نہیں۔

محرّماتِ احرام: (وہ اُمور جو احرام کی حالت میں منع ہیں):

﴿52﴾ احرام کی حالت میں بال کٹوانا، کاٹنا یا نوچنا حرام ہے۔ (البقرہ:۱۹۶) کسی عذر کی وجہ سے بال کٹوانے پڑیں تو اس پر فدیہ ہے، جو کہ چھ مسکینوں کا کھانا یعنی تین صاع (ساڑھے چھ کلو گرام) غلہ بانٹ دو یا تین روزے رکھ لو یا پھر ایک بکرا ذبح کر دو۔ (صحیح مسلم)

﴿53﴾ ناخن کاٹنا (مردوزن) سلے ہوئے کپڑے پہن لینا، جرابیں پہن لینا، سر ڈھانپنا (مردوں) اور خوشبو لگانا عورتوں اور مردوں کیلئے حرام ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

﴿54﴾ عورتوں کا دستانے پہننا اور نقاب (ڈھاٹا) باندھنا بھی منع ہے۔ (صحیح بخاری)

لیکن وہ سر کے کپڑے سے غیر محرم لوگوں سے پردہ کریں، جیسا کہ امہات المؤمنین اور صحابیات رضی اللہ عنہنّ نے کیا تھا۔(ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، دارقطنی ،بیہقی ،مسند احمد، مستدرک حاکم ،موطا مالک)

﴿55﴾ نکاح ومنگنی کرنا بھی منع ہے۔(صحیح مسلم)

﴿56﴾ جنگلی جانوروں کا شکار کرنا (المائدہ:۹۵۔۹۶) بھی منع ہے۔اگر غلطی سے شکار کر بیٹھے تو فدیہ دے (المائدہ:۹۵) نیل گائے کے بدلے پالتو گائے اور ہرن کے بدلے بکری ذبح کرے اور اگر مالی استطاعت نہ ہو تو ایسے جانوروں کی قیمت لگا کر اسکے برابر غلہ بنایا جائے اور پھر ہر ایک صاع (دوکلو) کے بدلے ایک روزہ رکھیں (تفسیر ابن کثیر مترجم اردو ۲/۲۲۔۲۷) بجّو کے شکار کے بدلے مینڈھا ہے۔(ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، ابن خذیمہ، دارقطنی ،بیہقی، مستدرک حاکم ،مسند احمد، ابویعلیٰ) خرگوش کے شکار پر بکری کا ایک سال سے چھوٹا بچہ (موطا مالک ،مسند شافعی ،بیہقی) جنگلی گدھے کے شکار پر گائے (بیہقی) کبوتر پر بکری (مسند شافعی) لومڑی اور گوہ پر بھی بکری کا ایک سال کا بچہ فدیہ ہے۔(مسند شافعی)

﴿57﴾ جماع (ہم بستری)، بوس وکنار، بدکاری ومعصیت اور لڑائی جھگڑا بھی منع وحرام ہے۔(البقرہ:۱۹۷) جماع سے حج باطل ہو جاتا ہے اور بوس وکنار سے حج باطل تو نہیں ہوتا مگر اس پر دَم ہے۔(المغنی ۳/۳۱۰، الفتح الربانی ۱۱/۲۳۳۔۲۳۶)

﴿58﴾ بلاضرورت کنگا کرنا مکروہ ہے (شرح مسلم نووی ۴/۸/۱۴۰) اور اگر کوئی واقعی ضرورت پیش آجائے تو پھر جائز ہے۔(بخاری ومسلم)

آدابِ حرمینِ شریفین:

﴿59﴾ حدودِ حرمین میں اگے ہوئے درخت، گھاس اور نباتات کاٹنا ہر حال میں منع ہے۔ البتہ اِذخر نامی گھاس، خوداُگائی ہوئی سبزیات اور سوکھے ہوئے درختوں یا گھاس پھوس کو کاٹنے کی اجازت ہے۔ (بخاری ومسلم نیز دیکھیئے المغنی ۳/۳۱۵، ۳۱۶)

﴿60﴾ احرام کی حالت کی طرح حدودِ حرم میں بھی شکار کرنا منع ہے۔ البتہ مرغی وبکری وغیرہ ذبح کرسکتا ہے اوران کا گوشت بھی کھا سکتا ہے۔

﴿61﴾ حدودِ حرم میں گری پڑی چیزوں کا اُٹھانا بھی منع ہے، سوائے اسکے جو اعلان کروانا (یا دفتر مفقودات میں جمع کروانا) چاہتا ہو (بخاری ومسلم)

مباحاتِ احرام: (وہ امور جو احرام کی حالت میں جائز ہیں:

﴿62﴾ غسلِ جنابت کے جواز پر تو تمام علماء امت کا اجماع ہے۔ (فتح الباری ۴/۵۵۔۵۶، الفتح الربانی ۱۱/۲۱۰۔۲۱۳) اور محض ٹھنڈک حاصل کرنے کیلئے بھی جائز ہے۔ (بخاری ومسلم) سرکو دونوں ہاتوں سے مل کر دھو سکتے ہیں۔ (بخاری ومسلم) دورانِ غسل اگر سر یا بدن کا کوئی بال خود بخود ٹوٹ کر گر جائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ (الفتح الربانی ۱۱/۲۱۳، فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۱۱۶) اسکے لئے کوئی بھی صابن استعمال کر سکتے ہیں، البتہ احناف کے نزدیک اُس صابن کا خوشبودار نہ ہونا ضروری ہے۔ (الفقہ علی المذاہب الاربعہ ۱/۶۵۰۔۶۵۱، فقہ السنہ ۱/۶۶۶) سر دھوتے یا نہاتے وقت اگر پانی میں غوطہ لگانے سر ڈھک جائے تو اسمیں کوئی حرج نہیں۔ (مسند شافعی وسنن کبریٰ بیہقی) بوقت ضرورت احرام کا کوئی کپڑا بدلا یا دھویا جا سکتا ہے۔ (دارقطنی، بیہقی، المحلّیٰ

ابن حزم)

﴿63﴾ چھتری، کپڑے، خیمے، درخت یا گاڑی کے چھت وغیرہ کے نیچے سائے میں بیٹھنا جائز ہے۔(بخاری ومسلم، نیز دیکھئے فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۱۱۲، فقہ السنہ ۱/۶۶۷-۶۶۹)

﴿64﴾ بوقتِ ضرورت آنکھوں میں سُرمہ یا کوئی دوا لگانا بھی روا ہے۔(صحیح مسلم) محض زینت کیلئے سُرمہ لگانا مناسب تو نہیں، لیکن اس پر کوئی فدیہ بھی نہیں۔(المغنی ۳/۲۹۵)

﴿65﴾ مچھلی وغیرہ کا سمندری شکار کرنا اور اسکا گوشت کھانا جائز ہے۔(سورۃ المائدہ:۹۶)

﴿66﴾ بلا قصد وارادہ عورت سے چُھو جانے میں کوئی مضایقہ نہیں۔(الفتح الربانی ۱۱/۲۳۶) البتہ شہوت کے ساتھ چُھونا اور بوس وکنار کرنا حرام ہے، جسکی تفصیل محرّماتِ احرام میں گزری ہے۔

﴿67﴾ موذی جانوروں، سیاہ وسفید کوّے، چیل، بچّھو، چوہے اور کاٹنے والے پاگل کتّے کو (احرام کی حالت اور حرم میں بھی) مارنا جائز ہے۔(بخاری ومسلم) شیر، چیتا، بھیڑیا بھی مار سکتے ہیں۔(مستدرک حاکم، نیز دیکھیئے فتح الباری ۴/۳۶-۳۹) عام گھریلو کالا کوا اس حکم سے خارج ہے۔(فتح الباری ۴/۳۸، فقہ السنہ ۱/۶۷۱) مکھی، مچھر، کھٹمل، چیچڑی، چیونٹی اور جوئیں نکال کر پھینک سکتا ہے اور مار دے تو بھی کوئی حرج نہیں، البتہ مارنے سے پھینکنا اچھا ہے۔(المحلّی ابن حزم ۷/۲۴۵، فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۱۱۸، فقہ السنہ ۱/۶۷۰)

﴿68﴾ احرام کی حالت میں سر کا ڈھانپنا تو منع ہے، جیسا کہ محرّمات میں ذکر ہوا ہے، البتہ منہ ڈھانپ سکتے ہیں(فتح الباری ۴/۵۴-۵۵، شرح مسلم نووی ۸/۱۲۶-۱۲۹، فقہ السنہ ۱/۶۶۶)

﴿69﴾ پچھنے اور سینگی لگوانا یا فصد کروانا جائز ہے۔(بخاری ومسلم) سر یا جسم کے کسی حصے کو احتیاط کے ساتھ خراش سکتا ہے۔(بخاری تعلیقاً، موطا مالک وبیہقی موصولاً) اسکے باوجود اگر کوئی بال گر جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں (مجموعہ رسائل کبریٰ ابن تیمیہ ۲/۳۶۸ بحوالہ حجۃ النبی ﷺ للالبانی ص ۲۷)

﴿70﴾ بیلٹ، گھڑی، عینک لگانا، پرس باندھنا اور آئینہ دیکھنا، چادر کو گرہ لگانا، عورت کا کوئی بھی زیور پہننا اور مرد کا چاندی کی انگھوٹی پہن لینا جائز ہے۔(بخاری، مؤطا مالک، محلّیٰ ابن حزم نیز دیکھئے فقہ السنہ ۱/۶۶۸)

﴿71﴾ پھول یا کسی بوٹی کی خوشبو سونگھنا، دانت داڑھ نکلوانا، مرہم پٹی کروانا، ٹوٹے ہوئے ناخن کو اتار کر پھینکنا قابل مواخذہ نہیں ہے۔(بخاری، مؤطا مالک، بیہقی محلّیٰ نیز دیکھیئے فقہ السنہ ۱/۶۶۷) بوقتِ ضرورت سر پر کچھ اٹھا لینے سے سر ڈھک جائے تو کوئی حرج نہیں (فقہ السنہ ۱/۶۶۶)

آدابِ دخول مکہ ومسجدِ حرم:

﴿72﴾ ممکن ہو تو دخولِ مکہ سے قبل کہیں غسل کریں، دن کو شہرِ مکّہ میں داخل ہوں، اس دن سے پہلی رات مقامِ ذی طویٰ (آبارِ زاہد) پر گزاریں۔(بخاری ومسلم) مکہ میں بالائی جانب (ثنیہ کداء یا ثنیہ علیاء) سے داخل ہوں اور مکہ کی زیریں جانب سے نکلیں (بخاری ومسلم) اگر ممکن نہ ہو تو کسی بھی راستہ سے داخل ہو سکتے ہیں۔(ابوداؤد، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی، ابن خذیمہ، مسند احمد، مستدرک حاکم)

﴿73﴾ باب السلام سے ہوتے ہوئے باب بنی شیبہ کے راستے مسجد حرام میں داخل ہوں۔ (ابن خذیمہ، بیہقی، مستدرک حاکم) مسجد حرام میں داخلے کے وقت بھی دایاں قدم پہلے اندر رکھیں۔ (بیہقی ومستدرک حاکم) اور یہ دعاء کریں:

﴿اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ، اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ﴾ (صحیح مسلم)

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر درود ورحمتیں نازل فرما۔ اے اللہ! میرے لئے رحمتوں کے دروازے کھول دے۔

﴿74﴾ بیت اللہ شریف (کعبہ شریف) پر نظر پڑے تو اسوقت کیلئے نبی ﷺ سے تو کوئی دعاء ثابت نہیں اور جو مشہور ہے، وہ ضعیف ہے۔ البتہ حضرت عمرِ فاروق اور سعد بن مسیّب رضی اللہ عنہما یہ دعاء کیا کرتے تھے:

﴿اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَ مِنْکَ السَّلَامُ فَحَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ﴾

اے اللہ! تو سلام ہے اور تجھی سے سلامتی ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں سلامتی کے ساتھ زندہ رکھ۔

(ابن ابی شیبہ، بیہقی، اخبار مکہ ازرقی، کتاب الام شافعی)

﴿75﴾ کعبہ شریف کو دیکھ کر نبی ﷺ کا دونوں ہاتھوں کو اٹھانا تو صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ البتہ مصنف ابن ابی شیبہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح سند سے مروی ہے کہ وہ اپنے دونوں ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔ (مناسک الحج والعمرہ للالبانی ص ۲۰)

مسائل واحکام اور طریقۂ طواف:

﴿76﴾ مسجدِ حرام کا تحیہ طواف ہے، لہٰذا یہاں داخل ہوتے ہی تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں نہ

پڑھیں بلکہ طواف شروع کردیں۔ ہاں اگر کوئی فرض نماز رہتی ہے تو وہ پہلے پڑھ لیں۔(المغنی ۳/۳۴۳، فقہ السنہ ۱/۶۹۳)

﴿77﴾طواف کیلئے طہارت ووضوءشرط ہے۔(بخاری ومسلم) حیض ونفاس کی حالت میں طواف نہ کیا جائے۔(بخاری ومسلم)

﴿78﴾سب سے پہلے حجر اسود کے سامنے آئیں اور بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے اسے بوسہ دیں اور طواف شروع کردیں۔(بخاری ومسلم) اور اگر بوسہ نہ دے سکیں تو ہاتھ یا چھڑی لگا کر اسے بوسہ دے لیں۔(بخاری ومسلم) اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو دور سے ہی تکبیر کہتے ہوئے اشارہ کریں اور طواف شروع کردیں۔(صحیح بخاری ومسلم) صرف اشارے کی شکل میں ہاتھ کو بوسہ دینا ثابت نہیں ہے۔ یہ عمل طواف کے ساتوں چکروں میں سات مرتبہ دہرائیں۔
(ابوداؤد، نسائی، ابن خذیمہ، بیہقی، مسند احمد، مستدرک حاکم)
یہاں دھکم پیل اور زور آزمائی جائز نہیں اور بوسہ دینے کیلئے کمزوروں کو تکلیف نہیں دینی چاہیئے۔
(مسند احمد، بیہقی، مصنف عبدالرزاق، کتاب الام شافعی)

﴿79﴾طواف میں ہر چکر میں رکنِ یمانی کو بوسہ دینا ثابت نہیں نہ اشارہ کرنا۔ اگر ممکن ہو تو صرف ہاتھ سے چُھونا روا ہے۔(نیل الاوطار شوکانی ۳/۵/۴۲۔۴۳، مناسک الحج والعمرہ للالبانی ص۲۲)

﴿80﴾صرف پہلے طواف کے ساتوں ہی چکروں میں مردوں کیلئے اضطباع (دایاں کندھا ننگا کرنا) اور ان میں سے صرف پہلے تین چکروں میں رمل چال (آہستہ آہستہ دوڑنا) ضروری

ہے۔(ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی، مسند احمد، معجم طبرانی کبیر)
رمل سنتِ رسول ﷺ ہے۔(بخاری ومسلم) مگر عموماً اسمیں لاپرواہی کی جاتی ہے۔

﴿81﴾ حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کی درمیانی دیوار ''ملتزم'' کے ساتھ چمٹنا، اس پر چہرہ، سینہ، ہاتھ اور بازو لگانا اور دعائیں کرنا بھی مسنون عمل ہے۔(ابوداؤد، ابن ماجہ، دارقطنی، بیہقی، مسند احمد، مصنف عبدالرزاق) اس کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں، البتہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دخولِ مکہ کے وقت یعنی طواف کے ساتھ ہی کسی وقت کر لیتے تھے۔(مناسک الحج والعمرہ ص۲۳)

﴿82﴾ طواف حطیم (حجرِ اسماعیل علیہ السلام کا نیم دائرہ) کے باہر سے گزر کر کرنا چاہیئے۔ (صحیح بخاری) تاکہ پورے بیت اللہ کا طواف ہو جسکا کہ حکم ہے۔(الحج:۲۹)

﴿83﴾ حجرِ اسود، رکنِ یمانی اور ملتزم کے سوا پورے بیت اللہ (کعبہ شریف) کے کسی بھی حصہ کو بوسہ دینا یا چُھونا یا اشارہ کرنا ثابت نہیں ہے۔(بخاری ومسلم نیز دیکھیئے: مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ۹۷/۲۶، مناسک الحج والعمرہ ص۲۲)

﴿84﴾ دورانِ طواف بلاضرورت لایعنی گفتگو نہ کریں، کیونکہ طواف بھی نماز ہی ہے، البتہ اسمیں جائز گفتگو حلال ہے۔(ترمذی، نسائی، ابن حبان، ابن خذیمہ، دارمی، معجم طبرانی کبیر، مسند احمد، مستدرک حاکم)

﴿85﴾ رکنِ یمانی اور حجرِ اسود کے درمیانی حصہ میں یہ دعاء کریں:

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ (البقرہ:۲۰۲)

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔

(ابوداؤد، مسند احمد، مصنف عبدالرزاق، ابن ابی شیبہ، ابن حبان، ابن خذیمہ، بیہقی، مستدرک حاکم) باقی سارے چکر اور ساتوں ہی چکروں میں قرآنِ کریم اور صحیح احادیث سے ثابت شدہ کوئی بھی دعاء کریں، چاہے اپنی اپنی زبان میں دعائیں مانگیں کوئی حرج نہیں۔ (ابن تیمیہ بحوالہ مناسک الحج والعمرہ ص۲۳) اور سات چکروں کیلئے الگ الگ جو سات دعائیں تجویز کی گئی ہیں، ان کے ''چکر'' میں نہیں آنا چاہیئے۔

﴿86﴾ بیت اللہ کے جتنا قریب ہوکر طواف کریں اتنا ہی افضل ہے، البتہ بھیڑ کی وجہ سے جہاں بھی ممکن ہو کرلیں، پوری مسجدِ حرام (اور اسکی سب منزلوں) میں طواف صحیح و جائز ہے۔ (التحقیق والایضاح للشیخ ابن باز ص۳۱)

﴿87﴾ اگر طواف کے چکروں میں شک ہو جائے تو تھوڑی تعداد پر اعتماد کر کے باقی تعداد کو پورا کرلیں۔ (حوالہ سابقہ)

﴿88﴾ پیدل طواف افضل ہے، مگر کسی ضرورت و مجبوری کے تحت سوار ہو کر بھی جائز ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

﴿89﴾ طواف کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اور نہ ہی طواف والی دو رکعتوں کا کوئی وقتِ کراہت

ہے، وہ بھی ہر وقت پڑھی جاسکتی ہیں۔(ابوداوٗد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، دارقطنی، بیہقی، مسند احمد، ابویعلیٰ، مستدرک حاکم)

﴿90﴾ استحاضہ (عورت کو خون کا قطرہ آتے رہنا) بواسیر، سلسل بول اور سلسلِ ریح (ہوا) کی بیماری والے طواف ونماز ادا کر سکتے ہیں۔(صحیح بخاری و مسلم نیز دیکھیئے فقہ السنہ ۱/۶۹۶)

﴿91﴾ دورانِ طواف نماز کا وقت ہو جائے یا بول و براز کی حاجت ہو جائے تو اپنی نماز سے فارغ ہو کر جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے شروع کر لیں۔(بخاری مع فتح الباری ۳/۴۸۴ المغنی ۳/۳۵۵، فقہ السنہ ۱/۶۹۸)

﴿92﴾ طواف کے سات چکروں سے فارغ ہو کر مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر آجائیں اور یہ پڑھیں:

﴿وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ (البقرہ:۱۲۵) اور مقام ابراہیم علیہ السلام کو جائے نماز بناو۔

مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان رکھ کر (صحیح مسلم) دو رکعت نماز پڑھیں۔(صحیح بخاری و مسلم) اگر اژدہام کی وجہ سے ایسا ممکن نہ ہو تو پھر سارے حرم کہیں بھی یہ دو رکعتیں پڑھی جاسکتی ہیں۔اگر بھول جائیں تو حرم یا خارج از حرم کہیں بھی انکی قضاء بھی ممکن ہے۔(فتح الباری ۳/۴۸۷) پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ **قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ** اور دوسری میں **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھنا مسنون ہے۔(ابن ماجہ، نسائی، بیہقی)

ایک حدیث میں پہلی رکعت میں الاخلاص اور دوسری میں الکافرون آیا ہے۔(مسلم) مگر قرآنی

ترتیب کے مطابق پہلی حدیث ہی ہے۔ یہ دو رکعتیں پڑھ کر وہیں بیٹھے بیٹھے خوب دعاء کریں۔

﴿93﴾ اب آبِ زمزم پئیں، بشرطیکہ روزہ نہ ہو اور اپنے سر پر بھی پانی ڈالیں (مسند احمد) ایک حدیث میں چہرہ دھونے کا بھی ذکر ہے، مگر وہ روایت ضعیف ہے۔ (اخبار مکہ فاکہی، تخریج سوئے حرم ص ۲۸۹) پورا وضوء کرنے بلکہ نہانے اور اسمیں کفن ونقدی بھگونے والے اپنی اداؤں پر ذرا غور کریں۔ آبِ زمزم مریضوں کو پلانا اور ان پر چھڑکنا نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ (تاریخ کبیر امام بخاری، ترمذی، مسند ابو یعلیٰ، مستدرک حاکم، بیہقی)

﴿94﴾ زمزم پی کر پھر حجر اسود کا استلام (حسب موقع بوسہ، چُھونا یا اشارہ) کریں تا کہ طواف کا اول و آخر نبی ﷺ کی طرح استلام پر ہی ہو۔ اور پھر بابِ صفا کے راستے صفا کی طرف نکل جائیں۔ (صحیح مسلم)

مسائل واحکام اور طریقۂ سعی:

﴿95﴾ سعی کا آغاز کرنے کیلئے صفا پہاڑی کے اوپر تک چلے جانا مسنون وافضل ہے۔ وہاں یہ آیت پڑھیں:

﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرہ:۱۵۸)

بیشک صفا و مروہ اللہ کے شعائر ونشانیوں میں سے ہیں۔

اور ساتھ ہی یہ کہیں:

﴿اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ﴾ (صحیح مسلم)

میں بھی وہیں سے سعی شروع کرتا ہوں جہاں سے اللہ نے (تذکرہ) شروع فرمایا ہے۔

صفا پر قبلہ رو کھڑے ہو کر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں اور پھر تین مرتبہ ہی یہ ذکرِ الٰہی دہرائیں :

﴿لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ﴾ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ، اسکا کوئی شریک نہیں ۔ بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ۔

﴿لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَ ھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ﴾ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے تمام سرکش جماعتوں کو شکست دی ۔ (صحیح مسلم)

﴿96﴾ اب یہاں اپنے لئے خوب دعائیں کریں اور صفا سے نیچے مروہ کی جانب اترنا شروع کردیں اور جب سبز ستونوں کے وسط میں پہنچیں تو آہستہ آہستہ دوڑیں یہاں تک کہ اگلے سبز ستون آجائیں ، پھر آہستہ چلنے لگیں اور مروہ تک پہنچ جائیں ۔ (صحیح مسلم)

﴿97﴾ صفا و مروہ کی سعی کے دوران بھی طواف کی طرح صرف ایک دعاء ہی مرفوعاً ضعیف مگر بعض صحابہ رضی اللہ عنہم سے صحیح سند سے ثابت ہے ، جو یہ ہے :

﴿رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ ، اِنَّکَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ﴾ اے میرے رب ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما ، تو غالب اور صاحبِ کرم ہے ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ، بیہقی ، طبرانی اوسط)

صفا کی طرح ہی مروہ کے بھی اوپر چڑھ جائیں اور وہاں بھی صفا والا ذکر اور دعائیں کریں۔ (صحیح مسلم) صفا سے مروہ تک ایک اور مروہ سے صفا تک دو اور اسی طرح سات چکر مروہ پر مکمل ہونگے۔طواف اور سعی کے چکروں میں یہ فرق ہے۔(صحیح مسلم نیز دیکھیئے شرح نووی ۴/۸/۸/۱۷۸،الفتح الربانی ۸۲/۲۱۔۸۳)

﴿98﴾صفا ومروہ کی موجودہ صورتِ حال میں حیض ونفاس والی عورت کا سعی کرنا مناسب نہیں لگتا، کیونکہ یہ ساری جگہ ہی حرم میں شامل لگتی ہے۔بہرحال اصل مسئلہ یہ ہے کہ صفا ومروہ کی سعی کیلئے طہارت و وضوء شرط نہیں ہے(صحیح مسلم) گویا باوضوء افضل ہے،مگر بلا وضوء بھی جائز ہے۔

﴿99﴾طواف کی طرح ہی سعی بھی پیدل ہی افضل ہے،مگر بوقتِ ضرورت سواری کا استعمال بھی جائز ہے۔(بخاری ومسلم)

﴿100﴾سعی مکمل کر کے مروہ سے باہر نکل جائیں اور صرف عمرہ یا حج تمتّع کا عمرہ کرنے والے سر منڈوالیں یا سارے سر کے بال ہلکے کروالیں۔صرف چند جگہوں سے قینچی سے بال کاٹ لینا جائز نہیں ہے۔عورتیں چوٹی کے بال پکڑ کر انگلی کے پورے کے برابر کاٹ لیں۔اسکے ساتھ ہی احرام کھول دیں، آپکا عمرہ مکمل ہوا۔

﴿101﴾اگر کوئی قربانی ساتھ لایا ہے اور حجِ قران کر رہا ہے تو وہ عمرہ مکمل کرلے بال نہ کٹوائے، نہ احرام کھولے، بلکہ بدستور احرام میں ہی رہے۔وہ یومِ نحر کو ہی قربانی کے بعد احرام کھولیں گے۔(بخاری ومسلم) البتہ اگر کوئی قربانی ساتھ نہ لایا ہو اور قران کی نیّت کرلی ہو تو اسے عمرہ کر کے قربانی کی نیّت فسخ کردینی اور تمتّع کی نیّت کرلینی چاہیئے اور بال کٹوا کر احرام

کھول دینا چاہیئے ،جیسا کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا تھا۔(بخاری ومسلم)

﴿102﴾ اگر کسی عورت نے عمرہ کا احرام باندھا اور طواف سے پہلے ہی حیض آ گیا یا زچگی ہوگئی تو وہ پاک ہونے تک طواف وسعی نہ کرے۔خون بند ہونے کے بعد غسل کر کے طواف وغیرہ کرے اور اگر ۸ ذوالحج تک بھی پاک نہ تو منیٰ چلی جائے اسطرح اسکا یہ ''حج قران'' ہو جائے گا۔(التحقیق والایضاح ص ۳۴) ایسی عورت اور ہر قارن کیلئے صرف ایک ہی طواف وسعی حج وعمرہ دونوں کیلئے کافی ہے۔(بخاری ومسلم) اور اگر ایسی کوئی عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرح تنعیم سے عمرہ بھی کر لیتی ہے تو اسکے لئے مثال موجود ہے۔(بخاری ومسلم) یہ صرف ایسے لوگوں کیلئے ہے۔اس سے ''چھوٹا عمرہ'' کی لائینیں لگا دینا ثابت نہیں ہوتا۔اور نہ ایک ہی سفر میں بکثرت عمرے سلفِ امت سے ثابت ہیں۔(زاد المعاد ۱۷۰/۲)

مسائل واحکام اور طریقۂ حج

احرامِ حج اور منیٰ کو روانگی:

﴿103﴾ ۸ ذوالحج (یومِ ترویہ) کو اپنی رہائش گاہ سے غسل کر کے بدن کو خوشبو لگا کر (لَبَّیْکَ حَجًّا اور پھر تلبیہ کہتے ہوئے) حج کا احرام باندھیں اور منیٰ کو روانہ ہو جائیں۔(بخاری ومسلم) اور نمازِ ظہر وعصر، مغرب وعشاء اور اگلے دن کی فجر وہیں پڑھیں (صحیح مسلم) یہاں ظہر وعصر اور عشاء قصر کر کے پڑھنا سنت ہے اور اس میں مقامی وآفاقی حجاج میں کوئی فرق نہیں (التحقیق والایضاح ص ۲۷) اگر کثرتِ حجاج اور اژدہام کی وجہ سے کسی کو منیٰ میں جگہ نہیں ملتی اور وہ منیٰ کے آخری حصے کے ساتھ ہی مگر منیٰ سے باہر خیمہ لگا لیتا ہے تو اسکا حج صحیح ہے، کیونکہ عذر کی وجہ

سے منیٰ میں نہ رہ سکنے کی، نبی ﷺ نے بکریاں چرانے والوں اوراپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پانی پلانے کی وجہ سے رخصت دے دی تھی۔(فتویٰ شیخ العثیمین ،مجلّہ الدعوۃ الریاض شمارہ ۱۸۲۸،

۲۴/ذوالقعدہ ۱۴۲۲ھ،۷فروری ۲۰۰۲ء)

﴿104﴾ ۹ذوالحج (یومِ عرفہ) کوسورج نکلنے کے بعد میدانِ عرفات کی طرف روانہ ہوں۔(مسلم) ممکن ہوتو منیٰ سے پہلے وادیٔ نمرہ میں جائیں اورزوالِ آفتاب تک وہیں رہیں (صحیح مسلم) اورزوال کے بعد ساتھ ہی اگلی وادیٔ عرنہ میں چلے جائیں، جہاں آجکل مسجدِ نمرہ بنائی گئی ہے۔وہاں نمازِ ظہر وعصر کی دو دو رکعتیں (قصر) ایک آذان اوردواقامتوں کے ساتھ ظہر کے وقت میں جمع تقدیم سے پڑھیں اور پھر عرفات چلے جائیں (صحیح مسلم) اوراگر یہ ممکن نہ ہوتو سیدھے عرفات ہی چلے جائیں۔

﴿105﴾ نبی ﷺ نے جبلِ رحمت کے دامن میں وقوف فرمایا۔اسکےاوپرنہیں چڑھے (صحیح مسلم) اورفرمایا کہ ''میں نے یہاں وقوف کیا ہے۔البتہ سارا میدانِ عرفات ہی جائے وقوف ہے'' (صحیح مسلم) حاجیوں کیلیئے یومِ عرفہ کا روزہ جائزنہیں۔(بخاری ومسلم) البتہ ۹ذوالحج کا روزہ عام مسلمانوں کیلیئے دوسال کے گناہوں کا کفّارہ ہے (صحیح مسلم) میدانِ عرفات میں یہ دن ذکراوردعائیں کرنے میں گزاریں۔دعاؤں کیلیئے نبی ﷺ نے دونوں ہاتھ سینے تک (بیہقی ،مسنداحمد، اخبارمکہ فاکہی) اٹھائے تھے۔(نسائی، ابن خذیمہ ،مسنداحمد، معجم طبرانی کبیر)

﴿106﴾ ''کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ یومِ عرفہ سے زیادہ اپنے بندوں کوجہنم سے

رہائی دے۔۔‘‘(صحیح مسلم)’’اس دن اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر نازل ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے اہلِ عرفات پر فخر کرتا ہے۔۔اور فرشتوں کو گواہ بنا کر کہتا ہے: میں نے ان سب کو بخش دیا۔‘‘(شرح السنہ بغوی، مسند ابو یعلی، صحیح ابن خذیمہ وابن حبان، مسند احمد)

﴿107﴾ ایک دعاء کو یومِ عرفہ کیلئے نبی ﷺ نے منتخب فرمایا ہے جو یہ ہے:

﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴾

اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں، وہ اکیلا ہے، اسکا کوئی شریک نہیں، تمام بادشاہی اور ہر طرح کی حمد وثناء اسی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

(ترمذی، مسند احمد، مؤطا امام مالک، بیہقی، شرح السنہ، مصنف عبدالرزاق وابن ابی شیبہ)

غرض یہ سارا دن قرآن وسنت سے ثابت شدہ مسنون اذکار و دعاؤں اور اللہ سے اپنی حاجتیں طلب کرنے میں گزارنا چاہیئے۔

مزدلفہ کو روانگی:

﴿108﴾ غروبِ آفتاب کے بعد میدانِ عرفات سے (مغرب کی نماز پڑھے بغیر) تلبیہ وتکبیرات کہتے ہوئے مزدلفہ کی طرف روانہ ہو جائیں، اور مزدلفہ میں مغرب وعشاء جمع تاخیر اور قصر سے پڑھیں، ایک آذان اور دونوں کیلئے الگ الگ اقامت کہیں (صحیح مسلم) اور دونوں نمازوں کی پانچ فرض رکعتوں کے سوا نبی ﷺ کا وہاں کچھ بھی پڑھنا ثابت نہیں۔ (صحیح بخاری) علاّمہ ابن قیّم کی تحقیق کے مطابق اس دن نبی ﷺ نی نمازِ تہجّد بھی نہیں پڑھی (حجۃ

النبی ﷺ للالبانی ص ۶۷) صبح نمازِ فجر کے بعد مشعرالحرام کے پاس یامزدلفہ میں کہیں بھی ذکر ودعاء میں مشغول رہیں اورروشنی خوب پھیل جانے مگرطلوعِ آفتاب سے تھوڑاپہلے منیٰ کوروانہ ہوجائیں(صحیح مسلم)روانگی سے قبل اورفجر کے بعد جمرہ عقبہ پررمی کیلئے سات یاکم وبیش کنکریاں چن سکتے ہیں(صحیح مسلم)اوراگلے دنوں میں روزانہ اکیس کنکریاں منیٰ سے لیکررمی کرلینابھی جائزہے۔(التحقیق والایضاح ص۴۲)

﴿109﴾صرف خواتین اورضعیف لوگوں کواجازت ہے کہ وہ آدھی رات کے بعدمزدلفہ سے منیٰ جاسکتے ہیں۔(بخاری ومسلم)مگرجمرۂ عقبہ کہ رمی طلوع آفتاب کے بعدہی کرناہوگی۔
(ابوداؤد،نسائی،ابن ماجہ،بیہقی،طیالسی،مسنداحمد)

﴿110﴾مزدلفہ ومنیٰ کے مابین وادیٔ محسّر بھی آتی ہے،جوکہ منیٰ کاہی حصّہ ہے جہاں ابرہہ اور اسکےلشکرکواللہ نے ابابیلوں سے تباہ کروایاتھا۔وہاں سے گزرتے وقت تیزتیزنکل جائیں(صحیح مسلم)تعجب ہے کہ بعض لوگ وہاں سوئے ہوئے دیکھتے گئے ہیں۔

یوم نحروقربانی اوراحرام اتارنا:

﴿111﴾۱۰ذوالحج(یومِ نحر)کوسب سے پہلے جمرۂ عُقبہ(بڑے جمرہ)پررَمی کریں،جوموٹے چنے سے ذرابڑی سات کنکریوں سے ہوگی۔کنکریاں ایک ایک کرکے ماریں اورہرکنکری مارتے وقت اللہ اکبرکہیں(صحیح مسلم)جمرات پربڑے بڑے کنکروپتھراورجوتے مارناروانہیں ہے۔اس جمرہ کے پاس کھڑے ہوکردعاءکرناثابت نہیں(مؤطاامام مالک)اس جمرۂ عقبہ پر رَمی کرنے کے ساتھ ہی تلبیہ کہنابندکردیں۔(بخاری ومسلم)

﴿112﴾ منیٰ میں موجود حجاج کو نمازِ عید پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ انکی رمی ہی عید کے قائم مقام ہوتی ہے۔(فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۱۷۰۔۱۷۱)

﴿113﴾ رمی جمرہ کے بعد قربانی کریں (صحیح مسلم) یہ حجِ تمتّع (البقرہ:۱۹۶) اور حجِ قران والوں کیلئے واجب ہے۔اور حج مفرد والوں پر قربانی واجب تو نہیں لیکن کرلیں تو کارِ ثواب ہے۔(بخاری ومسلم) اُونٹ اور گائے میں سات سات حاجی شریک ہو سکتے ہیں (صحیح مسلم) البتہ عام مسلمان جب منیٰ کے علاوہ عیدالاضحیٰ پر قربانی کریں تو اُونٹ میں دس گھر شرکت کر سکتے ہیں۔(ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، ابن حبان، معجم طبرانی کبیر، بیہقی، مستدرک حاکم)

﴿114﴾ قربانی کا مسنون وقت جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چار دنوں یوم نحر وایامِ تشریق (۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳) تک رہتا ہے۔(صحیح ابن حبان، دار قطنی، بیہقی، مسند احمد، مسند بزار)

﴿115﴾ قربانی کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جانور کو قبلہ رو کر کے (بائیں پہلو پر) لٹائیں اور اسکے دائیں پہلو پر اپنا پاؤں رکھیں (بخاری ومسلم) اور چھری چلا دیں۔

﴿116﴾ اُونٹ کو نحر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسکا اگلا بایاں پاؤں اسکے گھٹنے سے باندھ کر اسے تین ٹانگوں پر کھڑا رہنے دیں (بخاری ومسلم) اور اسے قبلہ رو کرلیں۔(بخاری تعلیقاً، مؤطا امام مالک وسنن کبریٰ بیہقی موصولاً) اور اسکی گردن کو پیچھے کی طرف موڑ کر اسکی رَسی اسکی دُم سے باندھ دیں اور ذبح ونحر کی دعائیں کرتے ہوئے اسکے قدموں کی جڑوں اور گردن کے آغاز میں موجود گڑھے میں خنجر یا برچھا مار دیں۔وہ جلد ہی گر جائے گا۔قرآنِ کریم میں انکے اسی طرح

زمین پر لگ جانے کا ذکر ہے۔(الحج:۳۶) مستحب تو یہی طریقہ نحر ہے۔البتہ اسے بیٹھے بیٹھے ذبح کرنا بھی جائز ہے۔(نزھۃ الطالبین وعمدۃ المفتین للنووی ۳/۳۰۷)

﴿117﴾ قربان کو نحر یا ذبح کرتے وقت یہ اذکار و دعائیں پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (صحیح مسلم)

اللہ کے نام سے، اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا مِنْكَ وَلَكَ (صحیح مسلم)

اے اللہ! یہ تیری توفیق سے ملا اور تیری رضاء کیلئے ہے۔

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّی (صحیح مسلم)

اے اللہ! اسے قبول فرما۔

﴿118﴾ قربانی کا گوشت خود بھی کھانا چاہیئے (الحج:۳۶) یہ نبی ﷺ کی سنّت ہے۔(صحیح مسلم)

﴿119﴾ اگر قربانی دینے کی طاقت نہ ہو تو تین روزہ ایامِ حج (ایامِ تشریق میں [صحیح بخاری] یا اسکے بعد مکّہ) میں اور سات واپس اپنے گھر جا کر رکھ لیں۔(سورۃ البقرہ:۱۹۶)

﴿120﴾ قربانی کے بعد سر منڈوالیں یا بال چھوٹے کروالیں (الفتح:۲۷) البتہ سر منڈوانا افضل ہے۔(بخاری ومسلم) عورتوں کیلئے سر منڈوانا نہیں ہے۔(ابوداؤد، دارمی، دارقطنی، بیہقی، معجم طبرانی کبیر) وہ اپنی چوٹی کے بالوں کو اکٹھا کر کے آخر سے تمام بالوں کو انگلی کے پورے کے برابر (تقریباً پون انچ) کاٹ لیں (المغنی ابن قدامہ ۳/۳۹۵) ناخن بھی کاٹ لیں تو بہتر

ہے۔(زاد المعاد ۲/۲۷۰)

﴿121﴾ بال کٹوانے کے بعد احرام کھول دیں اور خوشبو وغیرہ لگائیں (بخاری و مسلم) یہ "تحللِ اول" ہے۔اب میاں بیوی کے تعلقات کے سوا تمام پابندیاں ختم ہوگئیں۔

﴿122﴾ جو لوگ قربانی کیلئے کوپن لئے ہوئے ہوں وہ جمرۂ عقبہ کی رمی کے بعد بال کٹوائیں اور احرام کھول لیں۔

﴿123﴾ ۱۰/ذوالحج کو ہی سب سے اہم کام اور حج کا رکنِ اعظم "طوافِ افاضہ" (طوافِ حج یا طوافِ زیارت) کرلیں تو یہی مسنون ہے۔(بخاری و مسلم) اگر بیماری یا حیض وغیرہ کے عذر کی وجہ سے ۱۰ ذوالحج کو ممکن نہ ہو تو ایامِ تشریق (۱۱،۱۲،۱۳) میں کرلیں۔ورنہ جب مجبوری زائل ہو تب ہی سہی اور اس تاخیر پر کوئی فدیہ و کفّارہ بھی نہیں (المغنی ۳/۳۹۶، بلوغ الامانی ترتیب وشرح مسند احمد الشیبانی ۱۲/۲۰۴۔۲۰۵)

﴿124﴾ اس طواف میں احرام، رمل اور اضطباع نہیں ہے۔(ابوداؤد، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، مستدرک حاکم) حجِ تمتع کرنے والوں کیلئے اس طواف کے بعد صفا و مروہ کے مابین سعی بھی ضروری ہے اور قِران و مفرد والوں کیلئے طوافِ قدوم یا طوافِ عمرہ کے ساتھ کی گئی سعی ہی کافی ہے(ترمذی، ابن ماجہ، ابن خذیمہ، ابن حبان، بیہقی) طواف سے فارغ ہو کر مقامِ ابراہیم پر دو رکعتیں پڑھیں (صحیح بخاری تعلیقاً، مصنف عبدالرزاق و ابن ابی شیبہ موصولاً) اس طواف و سعی کے بعد حاجی کو "تحلّلِ ثانی" یا "تحلّلِ کلّی" حاصل ہو جاتا ہے اور میاں بیوی کے تعلقات سمیت تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔(بخاری و مسلم)

ایامِ تشریق اور قیام منیٰ:

﴿125﴾ طوافِ افاضہ کے بعد واپس منیٰ لوٹ جائیں اور ایامِ تشریق کی راتیں منیٰ میں ہی گزاریں (ابوداؤد، ابن خذیمہ، ابن حبان، دارقطنی، بیہقی، مسند احمد، مستدرک حاکم) ان ایام کے دوران مکّہ جانا اور زیارت وطوافِ کعبہ کرنا نبی ﷺ سے ثابت ہے۔ (صحیح بخاری تعلیقاً، معجم طبرانی کبیر، بیہقی)

﴿126﴾ ان دنوں میں تمام نمازیں انکے اوقات پر مگر قصر کر کے باجماعت ادا کریں۔ (بخاری ومسلم)

﴿127﴾ ۱۱۔۱۲ اور ۱۳ ذوالحج کو زوالِ آفتاب کے بعد تینوں جمرات کو سات سات کنکریوں سے رمی کرنا مسنون ہے (ترمذی، ابن ماجہ) صحابہ کا عمل بھی یہی تھا (بخاری شریف) پہلے چھوٹے پر رمی کریں اور فارغ ہو کر ایک طرف ہوجائیں اور قبلہ رو ہو کر دعاء مانگیں، ایسے ہی درمیانے پر کریں، البتہ بڑے کے پاس دعاء ثابت نہیں۔ (صحیح بخاری)

﴿128﴾ اگر کوئی صرف ۱۱۔۱۲ کی رمی کرنے پر ہی اکتفاء کرتا ہے تو اسکے لئے یہ جائز ہے۔ (البقرہ: ۲۰۳) ۱۲ ذوالحج کی رمی کر کے مغرب سے پہلے پہلے اپنی جگہ سے روانہ ہوجائیں اور اگر وہیں نغرب ہوگئی تو پھر اگلے دن ۱۳ ذوالحج کی رمی کرنا ضروری ہوجائے گا۔ (مؤطا امام مالک) احناف اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے۔ (مؤطا امام محمد مع التعلیق الممجد ص ۲۳۳، المجموع للنووی ۲۸۳/۸، المغنی ۴۰۷/۳)

﴿129﴾ بچوں، بوڑھوں، بیماروں اور عورتوں کیلیئے اگر خود جا کر رمی کرنے کی گنجائش نہ ہوتو وہ

اپنا وکیل مقرر کر سکتے ہیں اس سلسلہ میں بعض ضعیف احادیث بھی ترمذی، ابن ماجہ، مسند احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، معجم طبرانی اوسط میں ہیں۔ (نیل الاوطار حوالہ سابقہ، فقہ السنہ ۱/۳۵۷، المغنی ۳/۲۸۶ التحقیق والایضاح ص ۵۰) وکیل پہلے خود اپنی سات کنکریاں ایک ایک کر کے مارے، پھر مؤکلین کی بھی اسی طرح مارے، مٹھی بھر کر کنکریاں پھینک دیں تو یہ رمی شمار نہیں ہوگی۔ (المغنی ۳/۲۸۶)

﴿130﴾ ایامِ تشریق کی راتیں منیٰ میں گزارنا واجب ہے (ابوداؤد، ابن خذیمہ، ابن حبان، دار قطنی، بیہقی، مسند احمد، مستدرک حاکم نیز دیکھئے نیل الاوطار شوکانی ۳/۵/۸۰) البتہ بکریاں اوراُونٹ چرانے والوں (اصحابِ سنن، ابن حبان، ابن خذیمہ، دارمی، مسند احمد، مستدرک حاکم، مؤطا امام مالک) اور حجاج کو پانی پلانے کی ذمہ داری نبھانے والوں (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے راتیں منیٰ میں نہ گزارنے کی رخصت دے دی تھی (بخاری و مسلم)

﴿131﴾ اگر کسی نے اس واجب کو بلا عذرِ شرعی ترک کر دیا تو اسے بعض آئمہ (مالک، شافعی، اور ایک روایت میں امام احمد) کے نزدیک دم دینا پڑے گا جبکہ امام احمد کی مشہور روایت اور احناف کے نزدیک ترکِ قیامِ منیٰ پر فدیہ نہیں ہے۔ (نیل الاوطار ۳/۵/۸۰) لیکن انہیں رمی کرنا ہوگی، ایسے لوگ ایک دن بکریاں چرائیں اور ایک دن میں دونوں کی اکٹھی کنکریاں ماریں (اصحابِ سنن، ابن حبان، ابن خذیمہ، مسند احمد، مستدرک حاکم، دارمی، مؤطا مالک)

بچوں کا حج وعمرہ:

﴿132﴾ بچوں کا حج صحیح ہے اور اسکا ثواب بچوں کے علاوہ انھیں حج کروانے والوں

(والدین) کو بھی ہوتا ہے (صحیح مسلم) عہد نبوی ﷺ اور دور خلفاء رضی اللہ عنہم میں سات سال اور کم وبیش عمر کے نابالغ بچوں کو حج کروانے کے کئی واقعات کتبِ حدیث میں موجود ہیں (صحیح بخاری و مسلم) انکا یہ حج نفلی شمار ہوگا اور بالغ ہونے پر اگر اللہ نے توفیق دے کر حج فرض کر دیا تو وہ فرض ادا کرنا ہوگا۔ (المحلّی ابن حزم ۷/۲۷۶، نیل الاوطار ۲/۴/۲۹۴)

﴿133﴾ میقات پر احرام سے لیکر تمام مناسک انھیں اپنے ساتھ ساتھ پورے کروائیں، سوائے رمی کے، یہ آپ خود انکی طرف سے کر دیں۔ ناسمجھ بچوں سے احرام کے آداب پورے کروائیں۔ انھیں خوشبو نہ لگائیں، انکے بال یا ناخن نہ کاٹیں اور اگر وہ کسی معاملہ میں کوئی کمی بیشی کر دیتے ہیں تو ان پر کوئی دم یا گناہ نہیں ہے (المحلّی ۷/۲۷۶۔۲۷۷، المرعاۃ ۶/۲۰۰۔۲۰۳) سمجھدار بچے کو احرام باندھیں اور ناسمجھ بچے کو معمول کے لباس میں رکھ کر انھیں (خواتین کی طرح) اسے احرام کے حکم میں داخل کر دیا جائے لیکن افضل واحوط احرام باندھنا ہی ہے۔ (فتح الباری ۴/۷۱۔۷۳، شرح مسلم نووی، المغنی، بدایۃ المجتہد ابن رشد ۱/۲۵۳، المرعاۃ ۶/۲۰۱، سبل السلام ۱/۲/۱۸۱، التحقیق والایضاح ابن باز ص ۲۳، تحفۃ الاحوذی ۳/۲۷۳۔۲۷۴، الفتح الربانی ۱۱/۳۰۔۳۱)

﴿134﴾ تمتّع اور قران کرنے والے بچوں کی طرف سے بھی قربانی واجب ہے۔ (الشرح الصغیر للدردیر ۲/۸۔ حاشیہ الدسوقی، المرعاۃ ۶/۲۰۲)

طوافِ وداع:

﴿135﴾ مکّہ مکرمہ سے اپنے شہر یا ملک جانے سے پہلے طوافِ وداع کرنا واجب ہے۔ البتہ

حیض والی عورت یہ طواف کئے بغیر مکّہ سے روانہ ہوسکتی ہے (بخاری ومسلم) طوافِ وداع میں نہ رمل ہے نہ احرام ہے، نہ ا ضطباع اور نہ ہی اسکے ساتھ سعی ہے۔ طواف کریں، دو رکعتیں پڑھیں اور روانہ ہو جائیں۔ حرم شریف سے الٹے پاؤں باہر نکلنا سراسر خانہ ساز فعل ہے۔ (مناسک الحج والعمرہ للالبانی ص۴۳)

احکام وآدابِ زیارتِ مدینہ منورہ:

﴿136﴾ مسجد نبوی میں نماز کی نیّت سے مدینہ منورہ کا سفر کیا جائے تا کہ نبی ﷺ کے اس حکم کی خلاف ورزی نہ ہو جسمیں آپ ﷺ نے مسجدِ حرام، مسجدِ نبوی اور مسجدِ اقصیٰ کے سوا کسی طرف بغرض ثواب رخصتِ سفر باندھنے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ومسلم) مدینہ منورہ پہنچ کر مسجدِ نبوی میں جائیں، جہاں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے۔ (بخاری ومسلم) پچاس ہزار نماز والی حدیث (ابن ماجہ) ضعیف ونا قابلِ حجّت ہے۔

﴿137﴾ مسجدِ نبوی میں داخل ہوتے ہی دعاءِ دخول اور پھر تحیۃ المسجد پڑھیں اور اگر ممکن ہو تو روضۃ الجنّۃ میں پڑھیں جو قبر شریف کے ساتھ ہی سفید ستونوں والی جگہ ہے اور جسے نبی ﷺ نے ''جنّت کا باغیچہ'' قرار دیا ہے۔ (بخاری ومسلم) اگر کسی فرض نماز کا وقت ہے تو با جماعت نماز ادا کریں۔

﴿138﴾ فرض نماز یا تحیۃ المسجد کی دو رکعتوں کے بعد نبی ﷺ کی قبرِ مقدس کے پاس جائیں اور یوں سلام کریں:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ﴾ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ پر سلام ہو۔

پھر ساتھ ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قبر پر انھیں یوں سلام کریں:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَبَابَکْرٍ﴾ اے ابوبکر رضی اللہ عنہ! آپ پر سلام ہو۔

اور پھر حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ کی قبر پر انھیں یوں سلام کہیں:

﴿اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عُمَرُ﴾ اے عمر رضی اللہ عنہ! آپ پر سلام ہو۔

(مؤطا امام مالک، مصنف عبدالرزاق وابن ابی شیبہ، بیہقی، فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ لاسماعیل القاضی)

﴿139﴾ نبی ﷺ کی آخری آرامگاہ کے درودیوار یا جالیوں اور پوری مسجدِ نبوی کے کسی بھی حِصّہ کو تبرک کی نیّت سے چُھونا، پھر ہاتھوں کو چہرے اور سینے پر پھیرنا اور چومنا ثابت نہیں ہے۔ امام غزالی، ابن تیمیہ، امام نووی، ابن قدامہ، ملّا علی قاری، شیخ عبدالحق دہلوی (دیوبندی) اور مولانا احمد رضا خان (بریلوی) نے بھی ان امور کو منع قرار دیا ہے۔ (احیاء علوم الدین غزالی ۱/۲۴۴، المغنی ۳/۵۰۰، فتاویٰ ابن تیمیہ ۲۶/۹۷، انوار البشارات فی مسائل الحج والزیارات فاضل بریلوی ص ۲۹، احکام شریعت فاضل بریلوی حصہ سوم، معراج الدرایہ ص ۱۲۴، جذب القلوب الی دار المحبوب شیخ عبدالحق دہلوی ص ۱۷۱۔۱۷۲)

﴿140﴾ قبرِ شریف کے پاس شور پیدا کرنا یا طویل عرصہ تک رک کر شور کا باعث بننا بھی درست نہیں کیونکہ یہ ادب گاہِ عالم ہے اور یہاں آوازوں کو پست رکھنا ضروری ہے۔ (الحجرات:۲) صلوٰۃ وسلام سے فارغ ہو جائیں تو قبلہ رو ہو کر دعائیں مانگیں نہ کہ قبرِ شریف کی طرف منہ کرکے۔ (التحقیق والایضاح ص ۶۷)

﴿141﴾ حرم مکی کی طرح ہی مسجدِ نبوی سے بھی الٹے پاؤں نکلنا ایک خود ساختا فعل ہے جسکی کوئی شرعی حیثیّت نہیں ہے۔ (مناسک الحج والعمرہ ص ۴۳)

﴿142﴾ قیامِ مدینہ منورہ کے دوران کسی بھی وقت اقامت گاہ سے وضوء کر کے جائیں اور مسجد قبا میں دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اسکا پورے عمرے کے برابر ثواب ہے۔ (ترمذی، مسند احمد، نسائی، ابن ماجہ، ابن حبان، مستدرک حاکم، ابن ابی شیبہ، بیہقی، مسند ابو یعلی، تاریخ کبیر امام بخاری) مسجد قبا کی زیارت سنتِ رسول ﷺ ہے۔ (صحیح مسلم)

﴿143﴾ بقیع الغرقد یا جنت البقیع کی زیارت کر سکتے ہیں اور وہاں عام قبرستان کی زیارت والی دعاء کریں اور ان الفاظ کا اضافہ کر دیں:

﴿اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَ ھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدِ﴾ اے اللہ! اس بقیعِ غرقد کے آسودگانِ خاک کی مغفرت فرمادے۔

﴿144﴾ شہداءِ اُحد کی زیارت بھی جائز ہے اور وہاں بھی عام زیارتِ قبور والی دعاء کریں۔

﴿145﴾ مدینہ منورہ میں جتنا بھی قیام ممکن ہو جائز ہے۔ چالیس نمازیں پوری کرنے کیلئے ہفتہ بھر رکنا کوئی شرط نہیں، کیونکہ اس موضوع کی بیان کی جانے والی مسند احمد وطبرانی اوسط والی روایت ضعیف و نا قابلِ استدلال ہے۔ (سلسة الاحادیث الضعیفہ للالبانی ۱/۳۶۶)

﴿146﴾ دورانِ حج اگر کوئی شخص مقصد بنائے بغیر ضمنی طور پر کوئی تجارت یا مزدوری کرنا چاہے تو یہ جائز ہے۔ (البقرہ: ۱۹۸، الحج: ۳۸، تفسیر ابن کثیر ۱/۲۸۵، صحیح بخاری شریف حدیث: ۱۷۷)

البتہ اس میں غیر قانونی اشیاء غیر قانونی طریقوں سے لانا، ان کا کاروبار کرنا اور کسٹم میں دھوکا

دہی کرنا جو کہ عام حالات میں بھی روانہیں وہ حج وحجاج کے لئے بھی جائز نہیں، ان سے بچیں (جدید فقہی مسائل، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی ص ۱۳۰۔۱۳۱)

﴿147﴾ مکّہ مکرمہ کا اصل تحفہ آبِ زمزم اور مدینہ منورہ کا مبارک ہدیہ عجوہ کھجور ہے، کیونکہ آبِ زمزم ہر غرض ومرض کیلئے مفید ہے (مسند احمد، معجم طبرانی اوسط، ابن ابی شیبہ، بیہقی) یہ کھانے کا کھانا (صحیح مسلم) اور بیماری کی دواء ہے (مسند احمد، طیالسی، بیہقی، معجم طبرانی صغیر وکبیر) لیکن اس میں کفن یا نقدی کو بھگونا خانہ ساز فعل ہے (السنن والمبتدعات ص ۱۱۳ وحجۃ النبی ص ۱۱۹) اور عجوہ کھجور کے سات دانے صبح کھالیں تو اس دن زہر اور سحر (جادو) اثر نہیں کرتا۔ (بخاری ومسلم) یہ شفاء اور زہر کا تریاق ہے (صحیح مسلم) یہ جنّت کا پھل ہے۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، دارمی، مسند احمد وابو یعلی)

﴿148﴾ سفر چاہے کتنا ہی آرام دہ کیوں نہ ہو، یہ عذاب کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے، لہٰذا کوئی شخص جب اپنا کام مکمل کرلے تو جلد اپنے اہل وعیال میں لوٹ جائے (بخاری ومسلم) حاجی کا حج سے فارغ ہوکر اپنے اہل وعیال میں جلد لوٹ جانا، ہی زیادہ اجر کا باعث ہے۔ (دارقطنی، بیہقی، مستدرک حاکم)

﴿149﴾ جب واپسی کا سفر اختیار کریں تو سواری پر بیٹھنے، راستے میں قیام کرنے، شہروں کو دیکھنے، اونچائی پر چڑھنے اور زیرین جانب اترنے وغیرہ کی دعائیں کرتے آئیں اور جب اپنا شہر نظر آجائے تو یہ دعاء کریں:

﴿آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ﴾ (بخاری ومسلم) ہم تو تائب ہو کر، سجدہ وعبادت گزاری کا عہد کر کے لوٹ آئے ہیں، اور اپنے رب کی تعریفیں کرتے ہیں۔

﴿150﴾ اور اپنے گھر میں داخل ہونے سے پہلے ممکن ہو تو مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لیں۔ (بخاری ومسلم) اور پھر یہ دعاء کرتے ہوئے اپنے گھر داخل ہو جائیں:

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلَجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَعَلٰی رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا﴾ (ابوداؤد) اے اللہ! میں تجھ سے داخل ہونے، اور نکلنے کی جگہوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، تیرا نام لیکر ہم یہاں سے نکلے تھے اور اے ہمارے رب! تجھی پر ہمارا بھروسہ ہے۔

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ابو عدنان محمد منیر قمر، الحکمۃ الکبریٰ، الخبر ۔ ۳۱۹۵۲ (سعودی عرب)

تراجم وتصانیف محمد منیر قمر

نام کتاب	شائع کردہ	تاریخ طباعت
1 آئینۂ نبوت (سیرت النبی ﷺ ایک اچھوتے انداز میں)	بزم الہلال، جامعہ سلفیہ فیصل آباد	1396ھ 1976ء
2 رمضان المبارک۔	بزم الہلال، طبع اول	1396ھ 1976ء
(روحانی تربیت کا مہینہ)	مکتبہ کتاب وسنت، طبع دوم	1422ھ 2001ء
3 کشف الشبہات (توحید)	الحاج علی محمد سعید الباقرین، شارجہ	1400ھ 1981ء
4 مسنون ذکرِ الٰہی (مختصر)	الحاج عامر محمد سعید الباقرین، شارجہ	1401ھ 1981ء
5 مناسک الحج والعمرہ	الحاج عامر محمد سعید الباقرین، شارجہ	1981ء
6 درآمدہ گوشت کی شرعی حیثیت	شیخ محمد صالح کندی، شارجہ	1981ء
7 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (اردو)	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	
8 خنزیر کی چربی پر مشتمل اشیاء (انگلش)	مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ ابرڈین یونیورسٹی	1401ھ 1981ء
9 انسانی تاریخ کی خفیہ ترین تحریک	صدیقی ٹرسٹ۔ کراچی	1401ھ 1981ء
10 دعوت الی اللہ اور داعی کے اوصاف	ادارۃ الاِسلامیہ۔ فیصل آباد	1402ھ 1982ء
11 وجوبِ عمل بالسنہ اور کفر منکر	الِادارۃ الاِسلامیہ۔ فیصل آباد	1401ھ 1982ء
12 تین اہم اصولِ دین اور شروط الصلوٰۃ	الِادارۃ الاِسلامیہ۔ فیصل آباد	1403ھ 1983ء
13 تین اہم اصولِ دین	دارالافتاء۔ الریاض طبع اول	1985ء
۲۰۰۰ء تک (چھ ایڈیشن)	المکتب التعاونی بالبدیعہ وغیرہ	1413ھ
14 قبولیت عمل کی شرائط (طبع اوّل)	روبی جیولرز۔ دبئی	1411ھ 1991ء
(طبع دوم)	المہتاب انٹرپرائزز۔ قطر	1412ھ 1992ء
(طبع سوم)	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
15 مسنون ذکر الٰہی (مفصل) طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1981ء
طبع دوم	" "	1994ء
طبع سوم	" "	2001ء
16 سیرت امام الانبیاء (طبع اول)	مکتبہ ابن تیمیہ۔قطر	1992ء
17 شراب اور دیگر منشیات (طبع اول)	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1993ء
18 سوئے حرم (حج وعمرہ) ..طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1989ء
طبع دوم	" "	1995ء
19 فقہ الصلوٰۃ (جلد اول)..طبع اول	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1990ء
20 فقہ الصلوٰۃ (جلد دوم)	مکتبہ کتاب و سنّت ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1414ھ 1999ء
21 فقہ الصلوٰۃ (جلد سوم) زیر کتابت	نورِ اسلام اکیڈمی۔لاہور	
22 فقہ الصلوٰۃ (جلد چہارم)	زیر ترتیب	
23 رمضان المبارک واحکام روزہ	زیر کتابت	1421ھ 2000ء
24 احکام زکوٰۃ وصدقات	"	
25 جہاد اسلامی کی حقیقت	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
26 سود ورشوت	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
27 زنا کاری وفحاشی	مکتبہ کتاب وسنّت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
28 چند اختلافی مسائل میں راہِ اعتدال	"	تیار برائے طباعت
29 مقالاتِ قمر	"	تیار برائے طباعت
30 گلدستہ نصیحت سے پچاس پھول۔	"	1421ھ 2000ء
31 پچاس سوال وفتاویٰ احکام حیض کے	"	تیار برائے طباعت
32 محرمات (حرام امور)	"	تیار برائے طباعت
33 ممنوعات (ناجائز امور)	"	تیار برائے طباعت

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
34 لوطت واغلام بازی	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
35 انسداد زنا ولواطت کیلئے اسلام کی تدابیر	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
36 سورۃ فاتحہ فضیلت ومقتدی کے لئے حکم	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	تیار برائے طباعت
37 آمین۔معنی ومفہوم،مقتدی کے لئے حکم	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
38 رفع الیدین، جانبین کے دلائل کا جائزہ	"	تیار برائے طباعت
39 درود شریف۔فضائل واحکام	نورِاسلام اکیڈمی۔لاہور	1422ھ 2001ء
40 ظہورامام مہدی، (طبع اول)	مکتبہ کتاب وسنت، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1420ھ 2000ء
41 مسائل قربانی وعیدین		تیار برائے طباعت
42 الامام العلاّمہ ابن باز	زیرکتابت	
43 الامام المحدّث الالبانی	زیرکتابت	
44 نماز پنجگانہ کی رکعتیں مع وِتر و تہجّد	علی فؤاد پبلشرز لاہور، توحید پبلیکیشنز بنگلور	1421ھ 2000ء
45 فریضہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ضرورتِ جہاد	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	2000ھ 1421ء
46 اسیرانِ جہاد اور مسئلہ غلامی	" "	1422ھ 2001ء
47 جمعہ مبارک۔فضائل ومسائل	مسودہ تیار برائے طباعت	
48 نماز باجماعت کا حکم	مسودہ تیار برائے طباعت	
49 مباحات ومکروھات ومفسداتِ نماز	مسودہ تیار برائے طباعت	
50 تفسیر سورۃ الحجرات	مسودہ تیار برائے طباعت	
51 تمباکو نوشی	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	
52 دخولِ جنّت کے تیس اسباب	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2000ء
53 انسانی جان کی قدر وقیمت اور فلسفۂ جہاد	مکتبہ کتاب وسنّت ، ریحان چیمہ، سیالکوٹ	1421ھ 2001ء
54 مسائل واحکام طہارت (مفصّل)	مسودہ تیار برائے طباعت	

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
55 قبروں پرمساجد یا مساجد میں قبریں اور مقاماتِ نماز	مسودہ تیار برائے طباعت	
56 مسائل واحکام مساجد	مسودہ تیار، برائے طباعت	
57 نماز کیلئے مردوزن کالباس	مسودہ تیار، برائے طباعت	
58 وجوبِ نقاب (چہرہ کا پردہ)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
59 اوقاتِ نماز	مسودہ تیار، برائے طباعت	
60 مسائل واحکامِ آذان و اقامت	مسودہ تیار، برائے طباعت	
61 مصنوعی اعضاء کی صورت میں غسل ووضوء	مسودہ تیار، برائے طباعت	
62 ننگے سر نماز	مسودہ تیار، برائے طباعت	
63 نماز میں عدمِ پابندی اور تارکِ نماز کا حکم	مسودہ تیار، برائے طباعت	
64 غیر مسلموں سے تعلقات اور انکے جھوٹے کھانے پانی کا حکم۔	مسودہ تیار، برائے طباعت	
65 آدابِ دعا (مقامات، اوقات وغیرہ)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
66 حج مسنون (شارجہ ٹی وی سے نشر کردہ)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
67 مسائل واحکام لباس وپردہ	مسودہ تیار، برائے طباعت	
68 زیارتِ مدینہ منوّرہ (آداب واحکام)	مسودہ تیار، برائے طباعت	
69 مختصر مسائل واحکامِ طہارت ونماز	مسودہ تیار، برائے طباعت	
70 عیدِ میلادالنبی ﷺ صحیح تاریخ ولادت مصطفیٰ، جشن میلادوفات پر	مسودہ تیار، برائے طباعت	
71 رکوع میں آکر ملنے والے کی رکعت	مسودہ تیار، برائے طباعت	
72 خطباتِ مسجدِ بنوی ﷺ	" "	
73 خطباتِ مسجدِ حرام	" "	

نام کتاب	شایع کردہ	تاریخ طباعت
74 مختصراحکام ومسائلِ رمضان وروزہ اورزکوٰۃ	مسودہ تیار، برائے طباعت	
75 روزہ داروں کے لئے چند ضروری نصیحتیں	مسودہ تیار، برائے طباعت	
76 نماز وروزہ کی نیّت	مسودہ تیار، برائے طباعت	
77 رکوع سے سجدے میں جانے کی کیفیّت	مسودہ تیار، برائے طباعت	
78 مختصر فضائل ومسائلِ حج وعمرہ	مسودہ تیار، برائے طباعت	
79 مختصر مسائل واحکامِ قربانی وعیدین	مسودہ تیار، برائے طباعت	